ملا معاویہ حنفی

روسی جارحیت کی دوسو سالہ تاریخ کا مختصر جائزہ

چیچنیا خاک و خون میں لپٹی سرزمین

* روس گروزنی پر قبضہ کر چکا ہے مگر اسلام کے ان سپوتوں نے ہتھیار نہیں ڈالے، مسلم حکمرانوں کی بے توجہی سے بھی وہ ڈگمگائے نہیں
* کاش! کسی مظلوم کی آہ، کسی یتیم بچے کی سسکی، کسی مہاجر خاتون کی بے قرار صدا..... مسلمانوں کی مدہوشی کو ختم کردے

اللہ کے بہادر شیروں، ملت اسلامیہ کے نڈر سپوتوں اور اسلام کے عظیم مجاہدوں کی سرزمین چیچنیا اس وقت آہن و آتش اور خاک و خون میں لپٹی قیامت صغریٰ کا خاکہ پیش کر رہی ہے۔ سات ماہ سے زائد عرصہ سے جاری روسی جارحیت نے لاکھوں مسلمانوں کو بے گھر اور بے وطن کر دیا ہے۔ ان کے املاک و مکانات اس بدترین جنگ میں تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ بادی النظر میں دیکھا جائے اور روسی حملوں کی شدت کو ایک لمحہ کیلئے سوچا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ روس نے چیچنیا کو روئی دھننے والے جاہل جولاہوں کی طرح دُھن کے رکھ دیا ہے۔ گو کہ خرابی بسیار کے بعد روس گروزنی پر قبضہ حاصل کر چکا ہے مگر اسلام کے ان عظیم فرزندوں نے ہتھیار نہیں ڈالے، وہ اپنے فرض سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹے، ان کے چھاپہ مار حملے بدستور پوری شدت و قوت کے ساتھ جاری ہیں۔ مسلم حکمرانوں کی بے اعتنائی، بزدلی و سستی سے بھی ان کے قدم ڈگمگائے نہیں بلکہ وہ اور زیادہ مضبوط ہوئے ہیں۔

روس پوری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے کہ چیچنیا اس کا حصہ ہے اور وہ ان حملوں میں حق بجانب ہے۔ حالانکہ اس کا ایسا کہنا سراسر جھوٹ اور تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ چیچنیا کبھی روس کا حصہ نہیں رہا۔ بلکہ ۱۸۰۵ء تک وہ دولت عثمانیہ کا حصہ تھا۔ گذشتہ ۴۰۰ سال میں جب بھی روس نے بزور طاقت اس علاقے پر غلبہ حاصل کیا وہ ایک استعماری قوت کے طور پر حاصل کیا اور علاقے کے مسلمانوں نے موقع ملتے ہی روسی استعمار کے خلاف بغاوت کا علم بلند کر دیا۔ چیچنیا پر روس کا مکمل تسلط ایک سو چالیس سال قبل اس وقت ہوا جب ۲۵/اگست ۱۸۵۹ء کو روسی امام شامل کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئے۔ روسیوں سے چیچن باشندوں کے اختلافات دو سو سال پرانے ہیں۔ جب زار روس کے ظلم و ستم سے تنگ آئے روسی پناہ کی تلاش میں قفقاز کے علاقے میں آئے یہیں آباد ہو گئے۔

انہوں نے یہاں رہ کر قفقاز کا کلچر بھی اپنا لیا ان کے پیچھے روسی فوجی بھی چلے آئے، اس طرح روسیوں اور اہل قفقاز میں جنگ کا آغاز ہو گیا۔ روسیوں کے خلاف پہلی جنگی کارروائی کا آغاز امام منصور رحمہ اللہ نے کیا۔ ۱۷۹۱ء میں وہ گرفتار کر لئے گئے، ان کے بعد تحریک جہاد کی قیادت غازی محمد رحمہ اللہ نے سنبھالی، وہ داغستان کے ایک قصبے غمیری میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۷/اکتوبر ۱۸۳۲ء کو انہیں شہید کر دیا گیا، ان کی جگہ حمزہ بیگ آئے انہیں بھی ۱۸۳۴ء میں شہید کر دیا گیا، ان کی شہادت کے بعد آوار قبیلے کے امام شامل رحمہ اللہ جہادی قائد منتخب ہوئے امام شامل کی قیادت میں قفقاز کے مجاہدین نے ۳۵ سال تک جہاد کیا۔ ۱۸۵۹ء میں وہ بھی گرفتار ہو گئے اور قفقاز مکمل طور پر روسیوں کے زیر نگین آ گیا۔ اس کے باوجود قفقاز کے علاقے میں مسلمانوں نے جہاد کو جاری رکھا، ۱۹۰۵ء میں روسیوں کے خلاف ایک بڑا معرکہ پیش آیا جسے بزور طاقت کچل دیا۔ ۱۹۱۷ء میں روسی انقلاب کے بعد ۱۱ مئی ۱۹۱۸ء کو شیخ افرون حاجی کی قیادت میں شمالی قفقاز کے مسلمانوں نے اپنی آزادی اور اسلامی حکومت کے قیام کا اعلان کیا جس میں چیچنیا، داغستان اور دیگر دو اور ریاستیں بھی شامل تھیں۔ لیکن اعلان بھی روسی استعمار کے ظلم و ستم کے باعث روبہ عمل نہ ہو سکا۔

سوویت یونین کے زوال کے بعد اکتوبر ۱۹۹۱ء میں چیچنیا کے عوام نے انتخابات کے ذریعے اپنی پارلیمنٹ منتخب کی جس نے چیچنیا کی آزادی کا اعلان کیا۔ ۱۹۹۲ء میں روسیوں نے یہاں مداخلت کی مگر پسپا ہو کر لوٹے اور چیچنیا کی عملاً آزاد ریاست قائم ہو گئی۔ جنرل جوہر دودائیف اس کے صدر منتخب ہوئے۔ تین سال کی خاموشی کے بعد جولائی ۱۹۹۴ء میں آئی ایم ایف سے ۲ء۲ ارب ڈالر کا قرضہ وصول کرنے کے بعد روس نے ۱۱ دسمبر ۱۹۹۴ء کو چیچنیا پر پھر حملہ کر دیا۔ روسی کمانڈر کا دعویٰ تھا کہ چھ گھنٹے میں چیچنیا پر قبضہ مکمل کر لیا جائے گا۔ مگر یہ جنگ دو سال تک جاری رہی ا آخر کار روسی فوج شکست و ہزیمت کے زخم چاٹتے ہوئے واپس لوٹی۔ اس دو سالہ جنگ (۱۹۹۴-۹۶ء) میں روسی درندوں نے ایک لاکھ سے زائد چیچن مسلمانوں کو شہید کیا۔ ملک کا بہت بڑا حصہ کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا۔ ایک کروڑ ۷۰ لاکھ کے قریب بارودی سرنگوں کا جال بچھایا گیا اور اس دو سالہ جنگ میں اتنا گولہ بارود استعمال کیا گیا جتنا جنگ عظیم دوم کے موقع پر استعمال ہوا۔ اس جنگ کے بعد سب سے اہم دو معاہدے ہیں جو روس اور چیچنیا کے درمیان ہوئے۔ پہلا معاہدہ ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء کو ہوا جس پر چیچنیا کے صدر ارسلان مسخادوف اور روسی جنرل الیگزنڈر لے بید نے دستخط کئے۔ اس معاہدے کے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ جنگ اور تشدد سے بچنے کیلئے اور متنازع امور کے سیاسی حل کے تلاش کیلئے باہمی تعلقات کی بنیادوں کا معاہدہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۱ء سے پہلے طے کر لیا جائے گا۔

دوسرا معاہدہ ۱۲ مئی ۱۹۹۷ء کو ماسکو میں روسی فیڈریشن کے صدر بورس یلسن اور چیچنیا کے صدر ارسلان مسخادوف کے درمیان ہوا جس میں مساوی تعلقات کا اصول تسلیم کیا گیا اور تمام متنازع امور کے بارے میں عہد کیا گیا کہ طاقت کے استعمال یا استعمال کی دھمکی سے احتراز کیا جائے گا۔ اس معاہدے کا

عنوان تھا: "امن، رشین فیڈریشن اور جمہوریہ چیچن اچکیریا کے مابین باہمی تعلقات کے اصول۔"

بین الاقوامی اصول کے مطابق "معاہدہ" دو آزاد قومی ریاستوں کے مابین انجام پاتا ہے، اسی طرح بین الاقوامی قوانین کے چوٹی کے ماہرین نے بھی اس امن معاہدے کو چیچنیا کی آزاد حیثیت تسلیم کیے جانے کے مترادف قرار دیا۔ مگر روس نے خود ہی اپنے معاہدے کی اس وقت دھجیاں بکھیر دیں جب اس نے آج سے سات ماہ قبل چیچنیا پر ننگی جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہتے اور مظلوم چیچن عوام کو خاک و خون میں تڑپا دیا۔

روسی قیادت چیچنیا پر حملہ کر کے پانچ بڑے جنگی جرائم کی مرتکب ہوئی ہے، ان جرائم کے ارتکاب پر روس بھی اسی طرح سزا کا مستحق ہے جس طرح نازی جرمنی اور یوگوسلاویہ کی موجودہ قیادت۔

وہ پانچ بڑے جرائم یہ ہیں:

(۱) ایک آزاد اور خود مختار مملکت پر بلا جواز فوج کشی، جس کیلئے روس نے دو عذر تراشے ہیں: ایک یہ کہ داغستان کے دو قصبوں میں اسلامی حکومت کا قیام چیچنیا کے اشارے پر ہوا۔ دوسرا یہ کہ ماسکو کے ایک علاقے میں چیچنیا نے بم دھماکہ کرایا جس میں کم از کم دو سو روسی مارے گئے۔ دونوں الزامات کی کوئی حقیقت نہیں، سراسر جھوٹ کی پوٹ ہیں۔ اب تو حقائق نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ ماسکو میں بم دھماکہ خود روسی سیکرٹ سروس کی کارستانی تھی۔

(۲) دوسرا جرم جس کا ارتکاب روسی قیادت بار بار کر رہی ہے وہ ہے دوسری ریاستوں کی طرح چیچن عوام کو بے وطن اور ملک بدر کرنا ہے۔ اسٹالن نے ۲۳ فروری ۱۹۴۴ء کو چیچن اور تاتاری اقوام کو وطن بدر کر کے پوری نسل تباہ کرنے کی کوشش کی۔ جس میں پندرہ لاکھ انسان لقمہ اجل بنے۔ جبری طور پر جلاوطن کئے جانے والے اکثر لوگ سردی، بھوک اور دوسری بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے، سٹالن مسلمانوں سے اس قدر خوفزدہ تھا کہ اس نے اہل قفقاز کو ختم کرنے کیلئے زہر تیار کر دیا۔ یہ زہر ۱۳۷۵ء سرکردہ چیچن باشندوں کو دیا گیا۔ چیچن باشندوں کو اپنے علاقے سے نکالنے کا عمل وقفے وقفے اب تک جاری ہے جس کی تازہ ترین مثال موجودہ جنگ ہے۔

(۳) روس کا تیسرا جرم محض ذاتی اور سیاسی مفادات کے تحفظ کیلئے جنگ اور نسل کشی جیسے جرائم کا ارتکاب ہے۔ یہ محض اس وجہ سے کہ روس میں یلسن قیادت بالکل ناکام رہی ہے۔ تین سال کے عرصہ میں پانچ وزرائے اعظم کی تبدیلی اور دیگر حکومتی محکموں میں مسلسل اکھاڑ پچھاڑ اور اپنے من پسند افراد کو لانے سے نظم مملکت ایک تماشا بن کر رہ گیا۔ روسی عوام میں حکومت مخالف جذبات ابھرنے اور بغاوت کے آثار پیدا ہونے لگے۔ چنانچہ عوام کی سوچ کا دھارا دوسری طرف موڑنے اور آئندہ انتخابات میں روسی عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے چیچنیا پر بلاجواز حملہ کیا گیا۔

(۴) روس کا چوتھا جرم یہ ہے کہ اس نے اپنی گرتی اور دم توڑتی معیشت کو سنبھالا دینے اور ملکی خزانے کی خالی تجوریوں کو بھرنے کیلئے چیچنیا پر حملہ کیا۔ چیچنیا زرعی، معدنی اور توانائی کے وسائل سے مالا مال ہونے

کے علاوہ جغرافیائی اہمیت کے حوالے سے مرکزیت کا حامل علاقہ ہے۔ آذر بائیجان، داغستان، قازقستان وسطی ایشیا اور بحیرۂ کیسپین تک رسائی کیلئے اسے کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ آذر بائجان سے حال ہی میں مغربی ممالک کا جو معاہدہ تیل پائپ لائن کا طے ہوا ہے وہ چیچنیا سے گذر کر جانے گی۔ روس ان تمام وسائل کو قبضہ میں رکھنا چاہتا ہے۔

(۵) پانچواں جز روس کی اسلام دشمنی اور اس علاقے میں اسلام کی بنیاد پر کسی تحریک یا حکومت کے قیام کا روکنا ہے۔ یہاں وہ مسلمانوں کی جنگ آزادی کو وہابیت کی تحریک بتا کر بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ روس نے مغربی ممالک خصوصاً یورپ سے وہابی تحریک، صوفی ازم، نقشبندی تحریک اور اسامہ بن لادن کا ہوا کھڑا کر کے بڑی مقدار میں رقم بٹوری ہے۔ روس کی طرف سے چیچنیا دوسری اسلامی ریاستوں میں اسلامی تحریکوں کو دبانے کی کوشش سراسر مسلمانوں کے اندرونی اور ذاتی معاملات میں مداخلت ہے۔ جس کی کسی بھی مسلمہ بین الاقوامی اصول کے مطابق اجازت نہیں دی جا سکتی۔

روس کے جنگی جرائم میں یورپی ممالک اور امریکا برابر کے شریک ہیں، انہوں نے روس کو ہر ممکن امداد بہم پہنچائی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ او آئی سی اور اسلامی ممالک کہاں کھڑے ہیں؟ مسلم حکمرانوں نے چیچنیا کے مسئلہ پر جس بے اعتنائی اور اپنے مسلمان بھائیوں سے جس بے وفائی کا شرمناک مظاہرہ کیا ہے اسے تاریخ معاف کرے گی نہ تقدیر۔ او آئی سی جس کی زمام قیادت ایران کے پاس ہے، نے یہ کہہ کہ جان چھڑالی کہ یہ روس اور چیچنیا کا ذاتی معاملہ ہے۔ باقی اسلامی ممالک نے اس خوف سے انتہائی محتاط رویہ اختیار کیا کہ مبادا کہیں دہشت گرد قرار نہ دے دیئے جائیں۔ ایک عرب ملک تو حد سے گذر گیا اس نے روس کے ساتھ معاہدہ کیا کہ وہ چیچن مجاہدین کو گرفتار کروانے اور ان ذرائع کا پتہ چلانے کیلئے روس کا تعاون کرے گا جن ذرائع سے چیچن مجاہدین کو امداد ملتی ہے...... فیا حسرتا!

چیچن مجاہدین انتہائی نامساعد حالات میں بھی جہاد کا علم بلند کئے ہوئے ہیں، گروزنی پر روسی قبضہ کے باوجود ان کا مورال بلند، عزائم پہلے سے قوی اور قدم اس سے کہیں زیادہ مضبوط ہیں۔ شجاعت، بہادری اور عزم و ہمت کی جو داستانیں چیچن مجاہدین اپنے خون سے رقم کر رہے ہیں، اس کی نظیر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ انہوں نے خون کے آخری قطرے تک کفر سے بر سر پیکار رہنے کا عہد کیا ہے۔ افسوس ان مسلمانوں پر اور ان کے بے حس حکمرانوں پر ہے جن کے سینوں میں جذبوں بھرے دل نہیں پتھر ہیں، جن کے دل بزدلی اور نفاق کے مرض کا شکار ہو چکے ہیں، جن کی دنیا بلند و بالا محلات، عیش و نعم کے اسباب اور مال و دولت کی فراوانی ہے.... اے کاش! کسی مظلوم کی آہ،........ کسی یتیم بچے کی سسکی ....اور وطن سے دور مہاجرت کی زندگی بسر کرنے والی کسی خاتون کی بے قرار صدا........ان کی مدہوشی کو ختم کر دے اور انہیں خواب غفلت سے جھنجھوڑ کر اٹھا دے.........

.......اے کاش!